گُلزاراُردو



تجهی شاخ وسنره و برگ پر تجهی غفیه و گُل و خار پر میں چن میں چاہے جہاں رہوں ،مراحق ہے فصل بہار پر مجھے دیں نہ غیظ میں دھمکیاں ،گریں لاکھ باریہ بجلیاں مری سلطنت یبی آشیاں مری مِلکیت یبی عار پر عجب انقلاب زمانہ ہے، مرا مخضر سا فسانہ ہے یہی اب جو بارہے دوش پر، یہی سرتھا زانوئے یار پر مری سمت سے اسے اے صا! یہ پیامِ آخرِ غم سُنا ابھی دیکھنا ہو تو دیکھ جاکہ خزاں ہے اُپنی بُہار پر میں رہینِ درد سہی گر، مجھے اور چاہیے کیا جبر غم یارہے مرا شیفتہ، میں فریفتہ غم یار پر

## 

- مطلع کے پہلے مصر عیں بہار ہے تعلق کون کون سے لفظ آئے ہیں؟
  مطلع میں مراحق ہے فصلِ بہار پڑ سے کیا مراد ہے؟ تفصیل سے کھیے۔
  - غزل کے قافیوں کی نشا ندہی تیجیے۔
  - شاعر نے صبا کے ذریعے اپنے دوست کو کیا پیغام بھیجا ہے؟